© rasailojaraid.com

جنابِ جاوید غامدی اور جماعتِ احمدیہ لاہور کس مخمصے میں ہیں؟

محمد سفیر الاسلام

ہفت روزہ فرائیڈے اسپیشل کراچی کی 2 تا 8 دسمبر 2016ء کی اشاعت میں شکیل عثمانی صاحب کا ایک مضمون ”جاوید غامدی اور جماعتِ احمدیہ لاہور مخمصے میں“ پڑھا۔ اس مضمون سے دو اور دو چار کی طرح یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جناب جاوید غامدی اور جماعتِ احمدیہ لاہور مسئلہ تکفیر کے بارے میں اپنے اختیار کردہ موقف کے سبب ایک مخمصے میں ہیں۔ ہماری دونوں سے اپیل ہے کہ جلد از جلد اس مخمصے سے نکل آئیں اور ایک اصولی موقف اختیار کریں۔

جناب جاوید غامدی صاحب کے نقطۂ نظر کی بنیاد دو کلیے ہیں۔ اول احمدی موؤل ہیں اور موؤل کی تکفیر نہیں کی جاسکتی دوم قرآن کی رو سے تکفیر کے لیے اتمامِ حجت لازمی ہے اور اتمامِ حجت صرف اللہ کے رسول ہی کر سکتے ہیں۔ اس لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تکفیر کا باب ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے اور اب کسی فرد یا گروہ کو یہ حق حاصل نہیں رہا کہ وہ کسی شخص کو کافر قرار دے۔ جہاں تک احمدیوں کے موؤل ہونے کا تعلق ہے تو یہ سوال اٹھایا جاسکتا ہے کہ کیا ہر قسم کے موؤل کا ایک ہی حکم ہے اور تاویل کس حد تک قبول کی جاسکتی ہے؟ یہ ایک طویل بحث ہے۔ اس بحث میں اگر یہ ثابت بھی کر دیا جائے کہ احمدی موؤل نہیں ہیں، تو جاوید غامدی صاحب کا قرآن سے کشید کیا ہوا قانونِ اتمامِ حجت اس بحث کے نتیجے کو کالعدم کر دے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ ”قرآنی“ قانون اتمامِ حجت ان کے جلیل القدر استاد امام امین احسن اصلاحی کی سمجھ میں نہیں آسکا اور انھوں نے قادیانیوں کی تکفیر کر دی۔ استاذ امام نے نہ صرف قادیانیوں کی تکفیر کی بلکہ مصلحانہ جہاد اور ارتداد کی سزا کے بارے میں بھی جمہور کا موقف اختیار کیا، جب کہ قانون اتمامِ حجت کے تحت اس دور میں غامدی صاحب مصلحانہ جہاد اور ارتداد کی سزا کے مخالف ہیں۔ (یہ صرف اشارے ہیں تفصیل کے لیے قارئین غامدی صاحب کی کتابیں بالخصوص ”میزان“ ملاحظہ فرمائیں)

جماعتِ احمدیہ کے بارے میں شکیل عثمانی صاحب نے اہلِ قبلہ کے حوالے سے حقائق پر مبنی دلائل دیے ہیں۔ ہندستان میں برطانوی استعمار کے غلبے کے بعد جب احمدیوں کا کفر زیرِ بحث آیا تو متکلمین کے اس قول کا حوالہ دیا گیا کہ ہم اہلِ قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے اور اس سے یہ مطلب کشید کیا گیا کہ جو شخص مکّے کے بیت اللہ کو قبلہ مانتا ہے، اسے کافر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اس سلسلے میں برصغیر کے ممتاز متکلّم مولانا محمد عبدالعزیز فرہاروی کی کتاب ''النبراس شرح لشرح العقائد'' سے ایک اقتباس نقل کر کے اس دلیل کے تار و پود بکھیر دیے ہیں۔ یہ اقتباس اتنا اہم ہے کہ اسے یاددہانی کے لیے قارئین کی خدمت میں دوبارہ پیش کرنا مناسب ہوگا۔ یہ خصوصیت سے ان قارئین کے لیے مفید ہوگا جن کی نظر سے عثمانی صاحب کا محوّلہ بالا مضمون ''جنابِ جاوید غامدی اور جماعتِ احمدیہ لاہور مخمصے میں'' نہیں گزرا۔ مولانا محمد عبدالعزیز فرہاروی لکھتے ہیں:

> ''ہم اہلِ قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے۔ اہلِ قبلہ سے لغوی اعتبار سے وہ شخص مراد ہے جو کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے یا اسے قبلہ مانے لیکن متکلّمین کی اصطلاح میں اس سے مراد وہ شخص ہے جو ضروریاتِ دین کی تصدیق کرے، یعنی ان امور کی جن کا ثبوت شرع سے معلوم و مشہور ہے۔ لیکن جس شخص نے ضروریاتِ دین میں سے کسی شے کا انکار کیا، مثلاً حدوثِ عالم کا، یا حشرِ اجساد کا یا اللہ تعالیٰ کے علمِ بالجزئیات کا، یا فرضیتِ صلاۃ و صوم کا، تو وہ اہلِ قبلہ میں سے نہیں ہے، خواہ وہ طاعات میں مجاہدہ کرتا ہو۔ اسی طرح جس شخص نے ایسا کام کیا جو دین کی تکذیب کی علامات میں سے ہے جیسے بتوں کو سجدہ کیا یا کسی شرعی امر کی توہین و استہزا کا مرتکب ہوا، تو وہ اہلِ قبلہ میں سے نہیں ہے۔ اہلِ قبلہ کی تکفیر نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان فقط اس وجہ سے کافر قرار نہیں دیا جائے گا کہ اس نے گناہ کیا ہے''۔

اہلِ سنت کے نزدیک ضروریاتِ دین کا انکار کرنے والے کے کفر میں کوئی اختلاف نہیں ہے، خواہ وہ تمام عمر اہلِ قبلہ میں سے رہا ہو۔

احمدیوں کا مسئلہ اتنا سادہ ہے کہ قارئین یہ فیصلہ خود کر سکتے کہ احمدی ضروریاتِ دین کے منکر ہیں یا نہیں۔ ضروریاتِ دین میں محمد رسول اللہ ﷺ کا آخری نبی ہونا شامل ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جانشین حکیم نورالدین صاحب کے انتقال کے بعد احمدیہ جماعت دو دھڑوں میں تقسیم ہوگئی۔ ایک دھڑا جس کی قیادت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے صاحب زادے مرزا بشیرالدین محمود کر رہے تھے، جماعتِ احمدیہ قادیان کہلایا۔ (اب اسے جماعتِ احمدیہ ربوہ کہتے ہیں) جب کہ دوسرا دھڑا جس کے قائد متّحدہ جماعتِ احمدیہ کے ایک ممتاز رہنما، مولوی محمد علی لاہوری تھے، جماعتِ احمدیہ لاہور کے نام سے موسوم ہوا۔ مرزا بشیرالدین محمود گروپ کا عقیدہ ہے کہ نبوت جاری ہے، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حقیقی نبی تھے اور ان کی نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مولوی محمد علی لاہوری گروپ کا کہنا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ بابِ نبوت بند ہے ،مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدّد ،مہدی معہود،اور مسیح موعود تھے اور ان کے دعوے کا منکر مسلمان ہے، اگر چہ فاسق ہے۔

اجرائے نبوت کے عقیدے کے سبب جماعتِ احمدیہ ربوہ کا مسئلہ تو صاف ہے کہ یہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جماعتِ احمدیہ لاہور کا عقیدہ ہے کہ ہر کلمہ گو مسلمان ہے۔اس کا کہنا ہے ''ہم ہر اس شخص کو جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے، مسلمان کہتے ہیں'' اپنے اس عقیدے کے سبب جماعتِ احمدیہ لاہور، جماعتِ احمدیہ ربوہ کی تکفیر سے انکار کرتی ہے اور آں حضرت ﷺ کے بعد اجرائے نبوت کے قائلین کو مسلمان قرار دیتی ہے۔حوالے کے لیے ملاحظہ ہو شکیل عثمانی صاحب کا مضمون ''جنابِ جاوید غامدی اور جماعتِ احمدیہ لاہور مخمصے میں'' اور مولوی محمد علی لاہوری صاحب کا کتابچہ (Sir Muhammad Iqbal's statement regarding the Qadianis)

اس لیے اس کے بارے میں بھی شرعی حکم وہی ہوگا جو 'جماعتِ احمدیہ ربوہ کے بارے میں ہے۔

جماعتِ احمدیہ لاہور کی ایک اور وجہ کفر یہ ہے کہ یہ حقیقت ثابتہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔وہ اپنے آپ کو لغوی معنی میں (پیشین گوئیاں کرنے والا) نہیں کہتے بلکہ اللہ کا بنایا ہوا نبی قرار دیتے ہیں ۔وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ نے انھیں نبی کے نام سے پکارا اور ان کا نام نبی رکھا۔نیز ان کا ارشاد ہے: ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ہر وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا مسلمان نہیں ہے۔'' اس سلسلے میں حوالوں کے لیے ملاحظہ ہو مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور مولانا سمیع الحق کی مرتّبہ کتاب ''قادیانی فتنہ اور ملتِ اسلامیہ کا موقف''۔ادارۃ المعارف کراچی نمبر 14 کی شائع کردہ اس کتاب کے سرورق پر عنوان کے نیچے خفی فونٹ میں لکھا گیا ہے: قومی اسمبلی پاکستان میں قادیانیوں کے بارے میں ملتِ اسلامیہ کا بیان، جس پر قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس کتاب کے مرتّبین کا کہنا ہے: ''مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکا ہے، لہذا اس کو کافر کہنے، بجائے دینی پیشوا قرار دینے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔'' واضح رہے کہ جماعتِ احمدیہ لاہور مرزا صاحب کی تمام تحریروں کو درست سمجھتی ہے اور انھیں مجدّد ،مہدی معہود،اور مسیح موعود مانتی ہے۔

آخر میں ہم بالخصوص جناب جاوید احمد غامدی صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ مسئلہ تکفیر کے بارے میں اپنے اختیار کردہ موقف کے سبب وہ جس مخمصے میں ہیں، اس سے جلد نکل آئیں۔

............❖❖❖............❖❖❖............

© rasailojaraid.com